صریرخامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 05, Issue 03 (July-September 2026)

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) ویکسین کی شرعی حیثیت: اسلامی فقہ اور جدید طبی تحقیق کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Human Papilloma virus (HPV) Vaccine: A Critical Study of Its Shariah Status in the Context of Islamic Jurisprudence and Contemporary Medical Evidence

Dr. Raja Majid Moazzam Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Kotli Azad Jammu and Kashmir. majid_arabia@hotmail.com

Dr. Muhammad Toseef HOD, Department of Research & Development (QSP) Character Education Foundation (CEF) Islamabad, Pakistan. mtoseef50@gmail.com

Abstract:
Human Papillomavirus (HPV) is one of the most common viral infections worldwide and is considered a major cause of cervical cancer and several other diseases. In recent years, the development and administration of the HPV vaccine have been widely recommended by medical experts as an effective preventive measure. However, in Muslim societies, questions have been raised regarding the permissibility and ethical implications of this vaccine from the perspective of Islamic law. This study aims to examine the juristic status of the Human Papillomavirus (HPV) vaccine in the light of Islamic jurisprudence and contemporary medical research. The research adopts an analytical and descriptive methodology by reviewing classical and contemporary juristic opinions, principles of Islamic legal theory, and modern medical findings related to HPV and its vaccine. Special attention is given to the principles of preservation of life (ḥifẓ al-nafs), prevention of harm (dafʿ al-ḍarar), and public interest (maṣlaḥah). The study also evaluates concerns related to vaccine ingredients, moral considerations, and the broader objectives of Shariah (maqāṣid al-sharīʿah). The findings suggest that, based on the available medical evidence and established juristic principles; the HPV vaccine may be considered permissible as a preventive medical intervention aimed at protecting human health and preventing serious diseases.

Keywords: Human Papillomavirus (HPV), HPV Vaccine, Islamic Jurisprudence, Shariah Rulings, Preventive Medicine, Maqāṣid al-Sharīʿah, Medical Ethics in Islam

تمہید:

اسلامی شریعت میں انسانی جان کا تحفظ اور صحت کی دیکھ بھال مقاصدِ شریعت کے بنیادی ستونوں میں شامل ہے، جہاں انسانی جسم کو اللہ کی طرف سے ایک مقدس امانت قرار دیا گیا ہے۔ جدید بائیو ٹیکنالوجی اور طب کے میدان میں ویکسینیشن کا ارتقاء انسانی جانوں کو بچانے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن کر ابھرا ہے، تاہم مسلم امہ کے لیے طبی ایجادات کا قبول کرنا اکثر حیاتیاتی سائنس اور اسلامی فقہ کے باہمی اشتراک کا متقاضی ہوتا ہے۔ فقہی قاعدہ "الاحکام علی الشئی فرع عن تصورہ" (کسی چیز پر حکم لگانا اس کے درست تصور پر موقوف ہے) کے تحت کسی بھی طبی مداخلت کی شرعی حیثیت کا تعین اس کے طبی فوائد اور اجزاء کے دقیق تجزیے کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

ہیومن پیپیلوما وائرس (HPV) ان وائرسوں کا ایک بڑا گروہ ہے جو رحم کے کینسر (Cervical Cancer) سمیت کئی مہلک امراض کا باعث بنتا ہے۔ عالمی اعداد و شمار کے مطابق رحم کا کینسر خواتین میں اموات کی ایک بڑی وجہ ہے۔ طبی تحقیق ثابت کرتی ہے کہ ایچ پی وی ویکسین ان مہلک وائرسوں کے خلاف تحفظ فراہم کرتی ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کے بنیادی اصول حفظِ نفس اور حفظِ نسل اس بات کے متقاضی ہیں کہ ایسی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے دستیاب مؤثر ذرائع کو اپنایا جائے، کیونکہ جان لیوا مرض کی موجودگی میں علاج یا احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ایک دینی ذمہ داری ہے۔

تاہم، ایچ پی وی ویکسین کی شرعی حیثیت کے حوالے سے مسلم معاشروں میں چند بنیادی تحفظات پائے جاتے ہیں۔ پہلا مسئلہ ویکسین کی تیاری میں استعمال ہونے والے اجزاء، بالخصوص سور سے حاصل کردہ ٹرپسن (Trypsin) اور جیلیٹن (Gelatin) کی موجودگی کا ہے۔ یہاں فقہاء کے درمیان "استحالہ" (کیمیائی تبدیلی) اور "استہلاک" (ناپاک جزو کا مٹ جانا) کے تصورات پر علمی بحث چھڑتی ہے۔ احناف اور مالکیہ کے نزدیک مکمل کیمیائی تبدیلی ناپاک چیز کو پاک کر دیتی ہے، جبکہ شافعیہ اور بعض معاصر حضرات ڈی این اے کی شناخت کی بنیاد پر احتیاط کا پہلو اختیار کرتے ہوئے اسے صرف "حالتِ اضطرار" (Dharurah) میں جائز قرار دیتے ہیں۔ دوسرا اہم پہلو اس وائرس کے جنسی ذرائع سے منتقلی کا ہے، جس کی وجہ سے حیا اور معاشرتی اقدار کے تناظر میں بعض والدین ویکسینیشن سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

زیرِ نظر مقالہ ان تمام طبی، فقہی اور بائیو ایتھیکل پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد ایچ پی وی ویکسین کی تیاری کے عمل، اس کے اجزاء کی حقیقت اور معاصر آراء کا علمی محاکمہ کرنا ہے۔ یہ مطالعہ اس بات کو واضح کرے گا کہ کس طرح "الضرر یزال" (نقصان دور کیا جائے گا) جیسے فقہی قواعد اور جدید طبی حقائق کے امتزاج سے ایک ایسی جامع شرعی رائے قائم کی جا سکتی ہے جو عوامی صحت کے تحفظ اور اسلامی اقدار کے درمیان توازن برقرار رکھے۔

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV)

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) درحقیقت "ڈبل اسٹرینڈڈ ڈی این اے" (double-stranded DNA) وائرسوں کا ایک متنوع گروہ ہے جو انسانی جسم کی جلد اور بلغم کی جھلیوں (mucosal surfaces) کے خلیات کو متاثر کرتا ہے۔ طبی تحقیق کے مطابق اس کے سینکڑوں جینوٹائپس پائے جاتے ہیں جنہیں ان کے کینسر پیدا کرنے کے خطرے (oncogenic risk) کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

- **زیادہ خطرے والے وائرس (High-risk types):** ان میں HPV-16 اور HPV-18 سب سے زیادہ مہلک سمجھے جاتے ہیں، جو دنیا بھر میں بچہ دانی کے کینسر (Cervical Cancer) کے تقریباً 70 فیصد کیسز کے ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ یہ مقعد (anal)، شرمگاہ (vulva/vagina)، عضو تناسل (penile) اور سر و گردن کے کینسر کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔
- **کم خطرے والے وائرس (Low-risk types):** ان میں HPV-6 اور HPV-11 نمایاں ہیں، جو کینسر کا باعث تو نہیں بنتے لیکن 90 فیصد کیسز میں جنسی مسوں (genital warts) اور سانس کی نالی کے مخصوص امراض کا سبب بنتے ہیں۔[1]

[1] Mohd Sopian, M., Shaaban, J., Mohd Yusoff, S. S., & Wan Mohamad, W. M. Z. (2018). Knowledge, Decision-Making and Acceptance of Human Papilloma Virus Vaccination among Parents of Primary School Students in Kota Bharu, Kelantan, Malaysia. *Asian Pacific journal of cancer prevention: APJCP*, *19*(6), 1509–1514. https://doi.org/10.22034/APJCP.2018.19.6.1509

یہ وائرس دنیا بھر میں جنسی طور پر منتقل ہونے والا سب سے عام انفیکشن (STI) تسلیم کیا جاتا ہے۔اس کی منتقلی کا بنیادی ذریعہ جلد سے جلد کا براہ راست رابطہ (skin-to-skin contact) ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق، عالمی سطح پر تقریباً 31 فیصد مرد بھی اس انفیکشن کا شکار ہوتے ہیں۔ چونکہ اس انفیکشن سے متاثرہ اکثر افراد میں کوئی ظاہری علامات ظاہر نہیں ہوتیں، اس لیے یہ غیر محسوس طریقے سے پھیلتا رہتا ہے اور کئی سالوں بعد کینسر جیسی مہلک بیماری کی صورت میں سامنے آتا ہے۔[2]

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) ویکسین

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) ویکسین جدید وقائی طب (Preventive Medicine) میں ایک اہم پیش رفت ہے، جس کا مقصد بچہ دانی کے کینسر (Cervical Cancer) اور ایچ پی وی سے وابستہ دیگر مہلک امراض کا بنیادی سدِباب کرنا ہے۔ یہ ویکسین طبی اور بائیو ٹیکنالوجیکل بنیادوں پر درج ذیل خصوصیات کی حامل ہے:

1۔ بائیو ٹیکنالوجیکل ساخت (Biotechnological Synthesis): ایچ پی وی ویکسین کی تیاری "ریکومبیننٹ ڈی این اے ٹیکنالوجی" (Recombinant DNA technology) کے ذریعے کی جاتی ہے۔ روایتی ویکسینز کے برعکس، جن میں زندہ کمزور یا مردہ وائرس استعمال کیے جاتے ہیں، ایچ پی وی ویکسین غیر متعدی "وائرس نما ذرات - (Virus-like particles VLPs)" پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ ذرات وائرس کے بیرونی خول کے پروٹین (L1 major capsid protein) سے تیار کیے جاتے ہیں، جنہیں خمیر (Yeast) یا کیڑے مکوڑوں کے سیل لائنز (Insect cell lines) کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے۔

2۔ طریقہ کار اور تاثیر (Mechanism and Efficacy): چونکہ اس ویکسین میں وائرس کا اصلی ڈی این اے (DNA) موجود نہیں ہوتا، اس لیے یہ جسم میں انفیکشن یا کینسر پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی، بلکہ صرف ایک حفاظتی ایجنٹ کے طور پر کام کرتی ہے جو جسم کے مدافعتی نظام کو وائرس کے خلاف اینٹی باڈیز بنانے پر ابھارتی ہے۔ طبی تحقیق کے مطابق یہ ویکسین درج ذیل وائرسوں کے خلاف انتہائی موثر ہے:

[2] Alsulami F. T. (2025). Parental willingness to vaccinate male children against human papillomavirus in the Makkah region of Saudi Arabia: a study based on the health belief model. *Frontiers in public health*, *13*, 1558221. https://doi.org/10.3389/fpubh.2025.1558221

- **زیادہ خطرے والے وائرس (High-risk):** یہ HPV-16 اور HPV-18 کے خلاف تحفظ فراہم کرتی ہے جو دنیا بھر میں بچہ دانی کے کینسر کے 70 فیصد کیسز کے ذمہ دار ہیں۔
- **کم خطرے والے وائرس (Low-risk):** یہ HPV-6 اور HPV-11 سے بھی بچاتی ہے جو 90 فیصد کیسز میں جنسی مسوں (Genital warts) کا باعث بنتے ہیں۔[3]

3۔ دستیاب ویکسینز اور پیداواری ذرائع: عالمی سطح پر ایچ پی وی ویکسین کے مختلف برانڈز دستیاب ہیں جو مختلف حیاتیاتی پلیٹ فارمز پر تیار کیے جاتے ہیں:

- **Gardasil اور Gardasil 9 (Merck):** یہ ویکسینز 'سیکرومائیسز سیریویسیا' (Saccharomyces cerevisiae) نامی خمیر (Yeast) کے ذریعے تیار کی جاتی ہیں۔
- **Cervarix (GSK):** اس کی تیاری میں کیڑوں کے خلیات (Insect cell lines – Spodoptera frugiperda) کا استعمال کیا جاتا ہے۔[4]

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) ویکسین کے اجزائے ترکیبی

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) ویکسین کی طبی ساخت اور اس کے اجزائے ترکیبی کا فہم شرعی حکم کے تعین کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ طبی اور بائیو ٹیکنالوجیکل نقطہ نظر سے اس ویکسین کے اجزاء کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1۔ بنیادی اینٹی جن (Primary Antigen): ایچ پی وی ویکسین روایتی ویکسینز (زندہ یا مردہ وائرس) کے برعکس "ریکومبینٹ ڈی این اے ٹیکنالوجی" کے ذریعے تیار کی جاتی ہے۔ اس کا بنیادی جزو وائرس کے بیرونی خول کا پروٹین (L1 major capsid

[3] Setiawan, D., Luttjeboer, J., Westra, T. A., Wilschut, J. C., & Postma, M. J. (2015). HPV vaccination program in Indonesia: Effectiveness, dose, scale-up costs, future prospects, and policy recommendations. *Asian Pacific Journal of Cancer Prevention, 16*(17), 7941–7949.

[4] Rashid, R. (2025, September). *Islamic fiqh of biotechnological processes in the production of food, vaccines, and drugs*. Al Balagh Academy. https://halalmed.org/wp-content/uploads/2025/10/Islamic-Fiqh-of-Biotechnological-Processes.pdf

(protein ہے، جو خود کار طریقے سے "وائرس نما ذرات (Virus-like particles - VLPs)" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ چونکہ ان ذرات میں وائرس کا اصلی ڈی این اے موجود نہیں ہوتا، اس لیے یہ جسم میں انفیکشن یا کینسر پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے بلکہ صرف مدافعتی نظام کو متحرک کرتے ہیں۔

2۔ پیداواری نظام (Biological Production Systems): ان اینٹی جنز (VLPs) کی نشوونما کے لیے مخصوص حیاتیاتی پلیٹ فارمز استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان میں ایک خمیر (Yeast) گارڈاسیل (Gardasil) جیسی ویکسینز کی تیاری میں 'سیکرومائیسز سیریویسیا (Saccharomyces cerevisiae)' نامی خمیر کا استعمال ہوتا ہے۔ دوسرا احشراتی خلیات (Insect Cell Lines) سروارکس (Cervarix) کی تیاری میں 'سپوڈوپٹیرا فروگی پرڈا (Spodoptera frugiperda)' نامی کیڑے کے خلیات استعمال کیے جاتے ہیں۔

3۔ بائیو ٹیکنالوجیکل معاون اجزاء (Processing Materials): ویکسین کی تیاری کے دوران چند ایسے اجزاء استعمال ہوتے ہیں جو حتمی مصنوعہ کا حصہ تو نہیں ہوتے لیکن پیداواری عمل کے لیے ضروری ہیں:

- **ٹرپسن (Trypsin):** یہ ایک خامرہ (Enzyme) ہے جو سیل لائنز کی افزائش کے دوران خلیات کو سطح سے الگ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ صنعتی سطح پر یہ اکثر سور کے لبلبے (Porcine pancreas) سے حاصل کیا جاتا ہے۔
- **جیلیٹن (Gelatin):** اسے ویکسین کے استحکام (Stabilizer) کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ درجہ حرارت کی تبدیلیوں یا خشک کرنے کے عمل (Freeze-drying) کے دوران اینٹی جنز محفوظ رہیں۔ طبی جیلیٹن کا بڑا حصہ (تقریباً 80 فیصد) خنزیر سے حاصل شدہ پروٹین پر مشتمل ہوتا ہے۔[5]

[5] Rosman, A. S., Khan, A., Fadzillah, N. A., Samat @ Darawi, A. B., Hehsan, A., Hassan, A. M., Ghazali, M. A., & Haron, Z. (2020). Fatwa debate on porcine derivatives in vaccine from the concept of physical and chemical transformation (Istihalah) in Islamic jurisprudence and science. *Journal of Critical Reviews*, *7*(7), 1037–1045. https://doi.org/10.31838/jcr.07.07.189

4۔ معاون مادی اجزاء: (Adjuvants and Chemicals)

- **ایلومینیم نمکیات (Aluminum Salts):** یہ ویکسین کے ساتھ بطور 'ایڈجوونٹ' شامل کیے جاتے ہیں تاکہ جسم کا مدافعتی ردعمل بہتر اور پائیدار ہو۔
- **دیگر کیمیائی اجزاء:** اس میں سوڈیم کلورائڈ، ایل ہسٹاڈائن (L-histidine) اور پولیسوربیٹ 80 (Polysorbate 80) جیسے اجزاء شامل ہوسکتے ہیں جو ویکسین کی پی ایچ (pH) متوازن رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

5۔ تطہیر کا عمل (Purification Process): طبی طور پر یہ بات اہم ہے کہ تیاری کے آخری مراحل میں 'الٹرا فلٹریشن' اور 'کرومیٹوگرافی (Chromatography)' جیسے جدید طریقے اپنائے جاتے ہیں۔ ان مراحل کا مقصد ٹرپسن، جیلیٹن یا سیل کلچر کے دیگر باقیات کو اس حد تک خارج کرنا ہوتا ہے کہ وہ حتمی خوراک میں صرف نہ ہونے کے برابر (Trace levels) رہ جائیں، جنہیں انسانی حواس یا عام طبی ٹیسٹ سے محسوس کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) ویکسین کے فقہی مباحث

ہیومن پیپیلوماوائرس (HPV) ویکسین کی شرعی حیثیت کے حوالے سے درج ذیل فقہی مباحث سامنے آتے ہیں:

1- ویکسین کے اجزاء اور طہارت کا مسئلہ

فقہی مباحث کا ایک بڑا حصہ ویکسین کی تیاری میں استعمال ہونے والے ان اجزاء کے گرد گھومتا ہے جو غیر شرعی ذرائع (بالخصوص سور) سے حاصل کیے جاتے ہیں۔

- **ٹرپسن (Trypsin):** یہ خامرہ خلیات کی نشوونما کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ شافعی مسلک، قاعدہ اختلاط کے تحت اس کے استعمال کی وجہ سے پورے میڈیم کو "نجس" قرار دیتا ہے۔[6] تاہم، عالمی فقہی اکیڈمی (IIFA)

---

[6] The Reason Why MUI Forbids Trypsin, But Allowed To Be Used ..., https://halalmui.org/en/this-is-the-reason-mui-forbids-trypsin-but-allows-its-use/

جیسے ادارے "استہلاک"[7] (Assimilation) کا اصول اپناتے ہیں، جس کے تحت فلٹریشن اور تطہیر کے بعد اگر ناپاک جزو کا نام و نشان مٹ جائے تو حتمی مصنوعہ پاک تسلیم کیا جاتا ہے۔

- **جیلیٹن (Gelatin):** یہ ویکسین کو محفوظ رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔[8] یہاں بحث "استحالہ (Transformation)"[9] پر ہوتی ہے۔ احناف، مالکیہ اور اسلامی تنظیم برائے طبی علوم (IOMS) کا موقف ہے کہ شدید کیمیائی عمل سے گزرنے کے بعد خنزیر کا مادہ اپنی حقیقت بدل چکا ہے، اس لیے وہ اب نجس نہیں رہا۔[10] اس کے برعکس، بعض کونسلز کا کہنا ہے کہ ڈی این اے کی موجودگی استحالہ کو نامکمل بناتی ہے، اس لیے اسے صرف حالتِ اضطرار میں جائز مانا جاتا ہے۔[11]

2-مقاصدِ شریعہ کے تحت استدلال

ویکسین کے انفرادی اجزاء سے ہٹ کر، فقہاء اس کے مجموعی اثرات کو مقاصدِ شریعہ (اسلامی قانون کے اعلیٰ مقاصد) کی روشنی میں پرکھتے ہیں۔

- **حفظِ نفس (Preservation of Life):** چونکہ ایچ پی وی بچہ دانی کے کینسر کا باعث ہے جو سالانہ ہزاروں خواتین کی جان لیتا ہے، اس لیے ویکسین ایک "جان بچانے والی مداخلت (Life-saving

---

Rosman &others (2020). Fatwa debate on porcine derivatives in vaccine from the concept of physical and chemical transformation (Istihalah) in Islamic jurisprudence and science. *Journal of Critical Reviews*, *7*(7)

[7] فقہی اصطلاح میں استہلاک سے مراد کسی ناپاک یا حرام شے کا کسی دوسری پاک اور حلال شے میں اس طرح مِٹ جانا یا مل جانا ہے کہ اس کے اوصاف (رنگ، بو اور مزہ) مکمل طور پر ختم ہو جائیں اور اسے اصل غالب شے سے الگ کرنا ممکن نہ رہے۔

[8] Guide to the use of human and animal products in vaccines - GOV.UK, https://www.gov.uk/government/publications/use-of-human-and-animal-products-in-vaccines/guide-to-the-use-of-human-and-animal-products-in-vaccines

[9] کسی شے کی حقیقت اور ماہیت (Essence/Properties) کا اس طرح بدل جانا کہ اس کے نام، صفات اور حکم میں تبدیلی واقع ہو جائے۔ یعنی ایک نجس یا حرام شے کیمیائی یا طبعی عمل سے گزر کر ایک نئی پاک شے میں تبدیل ہو جائے۔

[10] Rosman &others (2020). Fatwa debate on porcine derivatives in vaccine from the concept of physical and chemical transformation (Istihalah) in Islamic jurisprudence and science. *Journal of Critical Reviews*, *7*(7)

[11] ibid

intervention) قرار دی گئی ہے۔ فقہاء کے نزدیک جان لیوا مرض سے بچاؤ کے لیے دستیاب ذرائع کو اپنانا ایک دینی ذمہ داری ہے۔[12]

- **حفظِ نسل (Preservation of Progeny):** ایچ پی وی انفیکشن تولیدی صحت کو نقصان پہنچاتا ہے اور بانجھ پن یا زچگی کے مسائل پیدا کر سکتا ہے۔ ویکسین کے ذریعے ان خطرات کا سدِباب نسلِ انسانی کی بقا اور صحت کے شرعی مقصد کو پورا کرتا ہے۔[13]

- **حفظِ مال (Preservation of Wealth):** کینسر کا علاج معاشی طور پر تباہ کن ہو سکتا ہے۔ شریعت فضول خرچی اور مال کے ضیاع سے روکتی ہے، لہٰذا وقائی طب (Preventive Medicine) کے طور پر ویکسینیشن ایک کم لاگت اور شرعی طور پر مستحسن حکمتِ عملی ہے۔[14]

3- فقہی قواعد کا اطلاق (Legal Maxims)

فقہاء درج ذیل قواعدِ فقہیہ کو ایچ پی وی ویکسین کے جواز کے لیے بنیاد بناتے ہیں:

- الضرر يزال (نقصان دور کیا جائے گا): یہ بنیادی قاعدہ عوامی صحت کی پالیسیوں کی بنیاد ہے۔ کینسر جیسے بڑے نقصان کو ویکسین کے معمولی مضر اثرات (جیسے ہلکا بخار) پر فوقیت دی جاتی ہے (بڑے نقصان کو چھوٹے نقصان سے دور کرنا)۔

- الضرورات تبيح المحظورات (ضرورت ممنوعہ کو جائز کر دیتی ہے): اگر کوئی فقہی کو نسل اجزاء کی پاکیزگی پر مطمئن نہ بھی ہو، تب بھی کینسر کی شدت اور متبادل کی عدم موجودگی اسے "حالتِ اضطرار" (Dharurah) قرار دے کر استعمال کی اجازت دیتی ہے۔

---

[12] Aziz, N. M., & Hussin, H. (2024). The view of Maqasid al-Shari’ah on vaccination: A systematic literature review. *Journal of Islamic Studies and Culture*, *12*(1), 45-62.

[13] ibid

[14] ibid

- اليقين لا يزال بالشك (یقین شک سے زائل نہیں ہوتا): ویکسین کی تاثیر اور حفاظت سائنسی طور پر "یقین" کے درجے میں ہے، اس لیے اسے محض سازشی نظریات یا غیر مصدقہ شکوک کی بنیاد پر ممنوع نہیں کیا جا سکتا۔[15]

4- معاشرتی اور بائیو ایتھیکل پہلو

ویکسین کی شرعی حیثیت کا ایک پہلو اس کے جنسی منتقلی (STI) سے وابستہ ہونے کی وجہ سے حیا اور معاشرتی اقدار کی بحث ہے۔

- حیا اور اخلاقیات: بعض والدین اسے قبل از وقت جنسی تعلقات کی ترغیب سمجھتے ہیں۔ تاہم، فقہاء کا استدلال ہے کہ انسانی جسم اللہ کی امانت ہے اور اسے بیماری سے بچانا ایک انتظامی اور حفاظتی عمل ہے جس کا تعلق اخلاقی انتخاب سے نہیں بلکہ 'حفظِ صحت' سے ہے۔

- تقدیر اور توکل: قضا و قدر کی آڑ میں ویکسین سے انکار کو اسلامی تعلیمات کے منافی سمجھا جاتا ہے۔ حدیثِ نبوی "اونٹ کو باندھو اور پھر اللہ پر بھروسہ کرو"[16] اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ توکل کا تقاضا ہے کہ احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

نتائج بحث

1- طبی ضرورت اور شرعی مقصد (حفظِ نفس): طبی اعداد و شمار سے یہ ثابت ہے کہ HPV وائرس دنیا بھر میں بچہ دانی کے کینسر (Cervical Cancer) کا ذمہ دار ہے۔ چونکہ یہ مرض خواتین میں اموات کی ایک بڑی وجہ ہے، اس لیے شرعی نقطہ نظر سے اس مہلک مرض کا سدِباب "حفظِ نفس" (جان کی حفاظت) کے زمرے میں آتا ہے، جو مقاصدِ شریعہ کا اہم ترین ستون ہے۔ فقہاء

---

[15] Organisation of Islamic Cooperation International Islamic Fiqh Academy - Global Polio Eradication,https://polioeradication.org/wpcontent/uploads/2013/05/20130514_IslamicFiqh_FATWA_ENG.pdf An Islamic Bioethics Framework to Justify the At-risk Adolescents..., https://pmc.ncbi.nlm.nih.gov/articles/PMC9250575/

[16] ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی،، دارالسلام ریاض، 1417، حدیث: 2517

کے نزدیک ایسی صورت میں احتیاطی تدابیر اختیار کرنا نہ صرف جائز بلکہ ایک دینی ذمہ داری ہے تاکہ انسانی جان کو ہلاکت میں ڈالنے سے بچایا جاسکے۔

2- ویکسین کی بائیو ٹیکنالوجیکل ساخت اور طہارت: تحقیق سے واضح ہوا کہ جدید HPV ویکسینز "ریکومبینٹ ڈی این اے ٹیکنالوجی" کے ذریعے تیار کردہ "وائرس نما ذرات (VLPs) "پر مشتمل ہوتی ہیں، جن میں وائرس کا اصلی ڈی این اے موجود نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ ویکسین بذاتِ خود متعدی نہیں ہے۔ پیداواری عمل میں استعمال ہونے والے حشرات کے خلیات (Insect cells) یا خمیر (Yeast) شرعی طور پر طاہر تسلیم کیے جاتے ہیں، کیونکہ حشرات میں بہنے والا خون نہیں ہوتا اور خمیر نباتی یا مائکروبیل درجہ رکھتا ہے۔

3- متنازعہ اجزاء (ٹرپسن اور جیلیٹن) کا فقہی محاکمہ: ویکسین کی تیاری میں خنزیر سے ماخوذ ٹرپسن اور جیلیٹن کا استعمال فقہی بحث کا مرکز ہے۔

ٹرپسن اور استہلاک: ٹرپسن کا استعمال پیداواری عمل کے آغاز میں ہوتا ہے اور حتمی مصنوعہ کی تیاری کے دوران "الٹرا فلٹریشن" اور "کرومیٹوگرافی" جیسے مراحل سے اسے اس حد تک خارج کر دیا جاتا ہے کہ وہ حتمی خوراک میں صرف نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے۔ بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی (IIFA) کے مطابق یہاں "قاعدہ استہلاک" لاگو ہوتا ہے، یعنی غالب پاک مادے میں قلیل ناپاک جزو کا مٹ جانا، جس سے حتمی ویکسین پاک ہو جاتی ہے۔

جیلیٹن اور استحالہ: جیلیٹن کے معاملے میں احناف اور مالکیہ "استحالہ" (مکمل کیمیائی تبدیلی) کا اصول اپناتے ہیں، جس کے تحت خنزیر کے اجزاء اپنی اصل حقیقت کھو کر نئی شے بن جاتے ہیں، لہٰذا وہ پاک ہیں۔ اگرچہ شافعیہ ڈی این اے کی موجودگی کی بنا پر استحالہ کو نامکمل قرار دیتی ہیں، لیکن وہ بھی حالتِ اضطرار میں کینسر سے بچاؤ کے لیے اس کے استعمال کو جائز تسلیم کرتی ہیں۔

4- فقہی قواعد کا اطلاق: تحقیق کے نتائج درج ذیل قواعدِ فقہیہ کے ذریعے ویکسین کے جواز کی تائید کرتے ہیں: الضرر یزال (نقصان دور کیا جائے گا): کینسر جیسے عظیم نقصان کو ویکسین کے ذریعے ٹالنا شریعت کے مزاج کے عین مطابق ہے۔ الضرورات تبیح المحظورات (ضرورت ممنوعہ کو جائز کر دیتی ہے): اگر اجزاء کی پاکیزگی پر شبہ ہو بھی، تب بھی کینسر کی شدت اور متبادل کی عدم

موجودگی اسے جائز قرار دیتی ہے۔ الیقین لا یزال بالشک (یقین شک سے زائل نہیں ہوتا) : ویکسین کے طبی فوائد سائنسی طور پر یقینی ہیں، اس لیے اسے محض وہمی شکوک یا سازشی نظریات کی بنیاد پر ترک نہیں کیا جا سکتا۔

5- بائیو ایتھیکل اور معاشرتی نتائج: تحقیق یہ ظاہر کرتی ہے کہ ایچ پی وی ویکسین کی مخالفت کی بڑی وجہ فقہی سے زیادہ معاشرتی ہے۔ فقہی تجزیہ بتاتا ہے کہ انسانی جسم اللہ کی امانت ہے اور بیماری سے بچاؤ کا تعلق اخلاقی رویوں سے نہیں بلکہ حفظِ صحت سے ہے۔

سفارشات

1- مذہبی اور طبی قیادت کے درمیان اشتراکِ عمل: عوامی سطح پر ویکسین کی قبولیت بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ وزارتِ صحت اور وزارت مذہبی امور مل کر کام کریں۔ مذہبی رہنماؤں کی شمولیت سے "بانجھ پن" اور "صیہونی سازش" جیسی غلط فہمیوں کا مؤثر ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ ابلاغِ عامہ میں ویکسین کو محض ایک طبی انتخاب کے بجائے حفظِ نفس کے اسلامی تصور کے تحت ایک دینی ذمہ داری کے طور پر پیش کیا جائے۔

2- ثقافتی حساسیت اور کونسلنگ: مسلم معاشروں میں حیا اور تولیدی صحت کے حساس معاملے کو مدنظر رکھتے ہوئے، خواتین کے لیے خواتین ڈاکٹروں اور نرسوں کے ذریعے ویکسینیشن اور کونسلنگ کا انتظام کیا جائے تاکہ والدین کی ہچکچاہٹ ختم ہو سکے۔ ویکسین کو قبل از وقت جنسی سرگرمیوں کی ترغیب کے بجائے مستقبل میں ازدواجی زندگی اور نسل کی حفاظت کے ذریعہ کے طور پر پیش کیا جائے، جو حفظِ نسل کے شرعی مقصد کے عین مطابق ہے۔

3- حلال بائی ڈیزائن (Halal-by-Design) ویکسینز کی تیاری: فارماسیوٹیکل کمپنیوں کو ترغیب دی جائے کہ وہ تحقیق و ترقی (R&D) کے ابتدائی مراحل ہی میں خنزیر سے ماخوذ ٹرپسن یا جیلیٹن کے بجائے بووائن (حلال جانور) یا مصنوعی (Synthetic/Recombinant) اجزاء استعمال کریں تاکہ فقہی پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔ مسلم ممالک کو اپنی مقامی سطح پر ویکسین کی تیاری پر توجہ دینی چاہیے تاکہ حلال سرٹیفیکیشن اور سپلائی چین کی شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

4- تعلیمی اصلاحات اور شعور کی بیداری: عوامی مہمات میں توکل اور اسباب کے اسلامی تصور کو واضح کیا جائے کہ بیماری سے بچاؤ کی تدبیر اختیار کرنا تقدیر کے منافی نہیں بلکہ سنتِ نبوی کے عین مطابق ہے۔ ملائیشیا اور متحدہ عرب امارات کی طرز پر ویکسین کو قومی

حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام (NIP) کا حصہ بنا کر سکولوں میں فراہم کیا جائے، جس سے اس کے ساتھ وابستہ سماجی بدنامی (Stigma) کو ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

5- صنفی فرق کا خاتمہ: صرف خواتین تک محدود رہنے کے بجائے، ویکسینیشن مہم میں لڑکوں کو بھی شامل کیا جائے تاکہ "ہرڈ امیونٹی" (Herd Immunity) حاصل ہو سکے اور وائرس کی منتقلی کو جڑ سے ختم کیا جا سکے۔

6- فقہی ابہام کا سائنسی حل: ویکسین تیار کرنے والے ادارے "استہلاک" اور "فلٹریشن" کے عمل کی تفصیلی سائنسی رپورٹ فقہی کونسلز کو فراہم کریں تاکہ وہ "یقین" کی بنیاد پر جواز کا فیصلہ دے سکیں اور محض شکوک و شبہات کی بنیاد پر ممانعت سے بچا جا سکے۔